رزق حاصل کرنے کے ذرائع

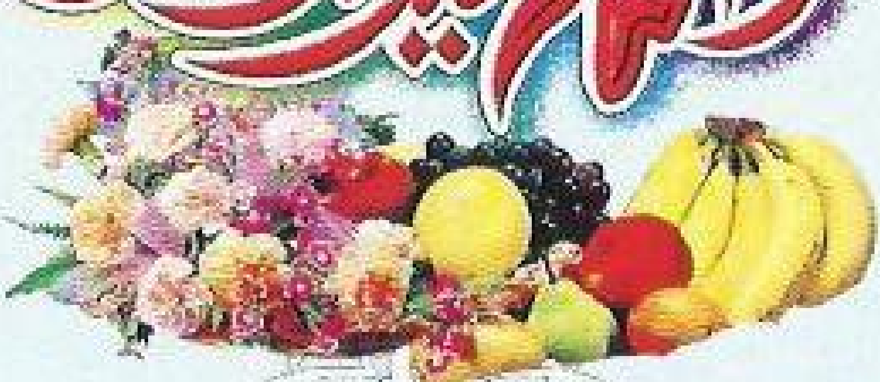
رزق کی کمی کے اسباب

مرتب
محمد عمر خان



بسم اللہ الرحمن الرحیم

واللہ خیر الرازقین



اور اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والا ہے

(62۔ جمعہ۔ 11)

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	رزق حاصل کرنے کے ذرائع رزق کی کمی کے اسباب
مرتب	محمد عمر خان Muhammad Umar Khan
کمپوزنگ	عرفان اسلم — Designing & Setting BABAR JAFAR
بائنڈنگ	ایوب فاروق بک بائنڈرز بوہڑ گیٹ ملتان
تعداد اشاعت	1000 — ایڈیشن اول — جنوری 2015ء
ہدیہ	....

ملنے کا پتہ

حی علی الفلاح

SHOP
061-4586619
061-4588801

محمد عمر خان
0300-0322-0310-0347-6366221
Cell :092-0334-6066221

(قصر عبداللہ) 848/105 کہکشاں سٹریٹ نمبر 5 نیو گلگشت کالونی ملتان

E-mail: mukmultan@gmail.com

سند

رزق حاصل کرنے کے ذرائع رزق کی کمی کے اسباب

کتاب کے اس مجموعے میں درج ہر لفظ کو میں نے حرف بحرف پورے غور و خوض اور نظر عمیق سے دیکھا ہے اور میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس میں کتابت، اعراب، صحت لفظی اور خوشخطی کو بطریق احسن ملحوظ رکھا گیا ہے اور مکمل مسودہ ہر قسم کی اغلاط سے مبرا ہے۔

فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاء

زاہد محمود

(معلم العلوم العربیہ جامعہ قاسم العلوم۔ ملتان)

پروفیسر ریاض الرحمٰن

(ایم اے۔ عربی)

(ریٹائرڈ) زکریا یونیورسٹی۔ ملتان

فہرست

اس کتاب کی تیاری کی غرض و غایت

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق سے یہ 25 ویں کتاب اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے۔

★ ہمارے دین میں جہاں اُخروی معاملات کے بارے میں راہنمائی فراہم کی گئی ہے، وہاں اسی دین میں دنیا سے متعلق بھی انسانوں کی کامل وخوب صورت رہنمائی کی گئی ہے۔ جس طرح اس دین کا مقصد آخرت میں انسانوں کی فلاح ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان اس دین سے وابستہ ہو کر دنیا میں بھی خوش بختی اور سعادت مندی کی زندگی بسر کرے۔ بلکہ دنیا کی زندگی کو آخرت کی کھیتی قرار دیا گیا ہے کہ جو یہاں اچھائی اپنائے گا وہی آخرت میں بھی اچھائی پائے گا۔ اس لئے یہ دین دنیا و آخرت دونوں کی سعادتوں کا جامع دین ہے۔

★ رسول اللہ ﷺ کی اکثر دعاؤں میں دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی کا سوال ہے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(2۔البقرہ۔201)

ترجمہ "اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی دیجئے اور آخرت میں (بھی) بھلائی عطا فرمائیے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچائیے۔" (بخاری)

— ہم اس کتاب میں اس بات کا جائزہ لیں گے کہ دینی تعلیمات کی روشنی میں کاروبار میں اضافے اور برکت کے لئے ہمیں کن پہلوؤں کا خیال رکھنا ہوگا اور کون کون سے اعمال واسباب ایسے ہیں جن کی وجہ سے نقصان اور بے برکتی ہوتی ہے جن سے ہمیں بچنا ہے۔

— ہمارے ہاں خدانخواستہ جب کسی فرد یا کمپنی کو کاروبار میں نقصان یا خسارہ ہوتا ہے یا کوئی بھی اجتماعی یا انفرادی آفت وغیرہ کا سامنا ہوتا ہے تو عام طور پر ہمارا سارا ذہن دنیاوی اسباب پر چلا جاتا ہے، تجزیے ہوتے ہیں، وجوہات تلاش کی جاتی ہیں اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس نقصان اور تباہی کا سبب فلاں فلاں انسان تھے، حکومت کی پالیسیاں تھیں۔ Technical وجوہات تھیں، لیبر کے مسائل تھے مالی بحران تھا، ملکی حالات تھے وغیرہ وغیرہ۔

— انسان دو طرح سے اپنے کاروبار میں نقصان اٹھاتا ہے 1 اس کی اپنی غلطیاں اور کوتاہیاں ہوتی ہیں 2 اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہے۔ افسوس اس بات پر ہے کہ اس عقیدہ وایمان کے باوجود ہمارا ذہن ادھر ادھر کیوں بھٹکنے لگتا ہے۔

★— دنیا دار تو ایک طرف، دین دار طبقہ بھی اسباب ہی کی سوچنے لگتا ہے۔ کوئی یہ نہیں سوچتا کہ کاروبار کو شروع کرانے اور اس کو چلانے والی، گاہکوں کے ذہنوں کو بدلنے والی اس کاروبار میں برکت دینے والی کوئی ذات ہے اور اگر وہ ناراض ہو جائے تو چند سیکنڈ میں تمام کاروبار ختم ہو سکتا ہے۔ ہم اس ذات باری تعالیٰ کو بھول گئے اور اس کی طاقت کا اندازہ ہم نے نہیں کیا۔

★— اس ابتدائیہ کی آخری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت سے ہی یہ کتاب مرتب ہوئی ہے اس ذات باری تعالیٰ سے خصوصی طور پر دعا گو ہوں کہ وہ اس کتاب کو سب مسلمانوں خصوصاً کاروباری حضرات کے لئے دنیاوی واخروی بہتری و ترقی کا ذریعہ بنائے۔ خود مجھے بھی اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

★— میں یہ کتاب منسوب کر رہا ہوں اپنے پیارے والدین (مرحومین) کے نام جن کی محبت، پرخلوص دعاؤں اور نیک تمناؤں کے صدقے آج میں اس مقام پر پہنچا ہوں، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے اور خصوصاً اس کتاب کو ان کے لئے آخرت میں صدقہ جاریہ بنادے۔ (آمین)

الداعی الی الخیر

محمد عمر خان

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

رزق کی تعریف

☆......لفظ رزق صرف مال کے لئے ہی نہیں بولا جاتا بلکہ اس لفظ کے کئی معنی ہیں۔لغت کے حساب سے اس لفظ کے معانی ہیں روزی --- روزینہ --- راشن --- خیر و بھلائی --- بارش --- عطیہ --- بخشش --- تنخواہ --- مشاہرہ وظیفہ --- کھانے پینے کے لئے استعمال کی جانے والی ہر چیز وغیرہ۔

لیکن ہماری اس کتاب کا موضوع رزق بمعنی مال واسباب ہے---- اگر ہم قرآن مجید میں دیکھیں تو رزق کے مختلف معنی ملتے ہیں (1) توفیق و عطاء و بخشش (2) کھانا (3) خصوصاً صبح شام کا کھانا (4) شکر (5) بارش (6) نان نفقہ (7) میوہ جات (8) ثواب (9) جنت (10) اولاد (11) علم دین

رزق بمعنی توفیق وعطاء

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ
وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ

ترجمہ: اے اللہ ہمیں حق کو حق ہی دکھا اور اس پر چلنے کی توفیق عطاء فرما اور ہمیں باطل کو باطل ہی دکھا اور اس سے بچنے کی توفیق عطاء فرما۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ کی محبت اور نیک کاموں کی توفیق

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ

ترجمہ "اے اللہ! میں تیری محبت اور تیرے چاہنے والوں کی محبت مانگتا ہوں اور ایسے عمل کی توفیق چاہتا ہوں جو مجھے تیری محبت کی طرف لے جائے اے اللہ! اپنی محبت کو میرے لئے میری اپنی جان، مال، اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب کر دیجئے۔" (ترمذی)

رزق کی کشادگی اور تنگی کا اختیار

اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَیَقْدِرُ لَہٗ اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ

ترجمہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جس کا چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے، یقیناً اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

(29۔العنکبوت۔62)

کاروباری ترقی کا راز۔ نیت کی درستگی

کاروباری ترقی کیلئے سب سے بنیادی اور ضروری بات یہ ہے کہ ہمیں ہر کام سے پہلے اپنی نیت درست کرلینی چاہئے کہ آخر ہم اس کام کو کیوں کر رہے ہیں؟ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے (بخاری، مسلم) اگر نیت ہی میں فساد ہو تو نماز جیسا خالص دینی و اخروی عمل بھی بے کار ہو جاتا ہے۔ اس لئے جب بھی ہم کوئی ایسا کام کرنے لگیں جس کا تعلق ہمارے معاش سے ہو تو ہمیں یہ نیت کرنی ہوگی کہ "چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس معاش کی ذمہ داری میرے کاندھوں پر ڈالی ہے اس لئے میں پوری کوشش کرونگا کہ میں اپنے لئے، اپنے اہل وعیال کیلئے اور دیگر سب لوگوں کیلئے حلال رزق کماؤں اور اپنے سب مالی فرائض اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری میں ادا کرنے کی پوری کوشش کرونگا۔" ان شاء اللہ اس نیت کے اخلاص سے اللہ تعالیٰ ہر نقصان سے بچائیں گے اور زیادہ سے زیادہ نفع بھی پہنچائیں گے۔

رزق کے حاصل کرنے کے ذرائع

20 اعمال جن کو اختیار کرنے سے ہمارے رزق میں اضافہ ہوتا ہے اور ان کے نہ کرنے سے ہمارے رزق میں کمی آسکتی ہے

رزق کے اضافے کیلئے

1 توبہ واستغفار

حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کو ایک نسخہ بتلایا کہ اس پر عمل کرو تو تمہارے گناہ معاف ہوں گے، معاشی تنگی سے نجات ملے گی، افرادی قوت اور دیگر اسباب معیشت میں ترقی ہوگی۔ قرآن نے خود حضرت نوحؑ کی زبانی امت محمدیہ کی ہدایت کے لئے اس نسخہ کو نقل کیا ہے۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۝ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ۝

ترجمہ: میں (حضرت نوحؑ) نے کہا کہ اپنے رب سے مغفرت طلب کرو، بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا، تمہیں مال اور اولاد سے نوازے گا تمہارے لئے باغ پیدا کرے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کردے گا۔ (71. سورة النوح: 12-10)

اس آیت کے چند اہم نکات غور طلب ہیں کہ اگر تم استغفار کی روش اختیار کروگے تو اس سے 4 نتائج نکلیں گے۔

i **مغفرت** إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ گناہوں کو معاف کرنے والے ہیں۔

ii **قحط کا خاتمہ** تمہارے گناہوں کے سبب تم پر جو خشک سالی وتنگ حالی آئی ہے اگر تم نے استغفار کیا تو يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا "اللہ تعالیٰ تم پر موسلا دھار بارش نازل فرمائیں گے" اور اس سے قحط وتنگی ختم ہو جائے گی

iii **اولاد بھی رزق ہے** ان آیات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رزق صرف مال ہی نہیں ہوتا بلکہ اولاد بھی اللہ تعالیٰ کا رزق ہے، اگر اولاد نہ ہو رہی ہو تو بھی تم استغفار کرو، وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ "اللہ تعالیٰ تمہارے مالوں اور بیٹوں میں اضافہ فرمائیں گے۔"

iv **باغات اور پانی کی فراوانی** اگر تمہیں باغات چاہئیں اور ان باغوں کو شاداب رکھنے کے لئے پانی چاہئے تو پھر بھی استغفار کرو۔

- وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ "اور تمہارے لئے باغات بنائیں گے۔"
- وَيَجْعَلْ لَّكُمْ أَنْهٰرًا "اور وہ تمہارے لئے نہریں جاری فرمائیں گے۔"

انہی آیات کے حوالے سے حضرت عمرؓ کا واقعہ

حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ میں خشک سالی ہوئی تو آپؓ بارش طلب کرنے کیلئے لوگوں کے ساتھ باہر نکلے اور اس عمل میں اللہ تعالیٰ سے گناہوں سے مغفرت مانگنے کے سوا اور کوئی کام نہ کیا اور واپس آ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور اس کے بعد بارش ہو گئی۔ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ

''ہم نے بارش کی دعا میں آپ کو بارش طلب کرتے ہوئے نہیں سنا بلکہ آپ صرف استغفار ہی کرتے رہے؟''

آپؓ فرمانے لگے: ''میں نے اللہ تعالیٰ کے آسمان کے ان دروازوں کو کھٹکھٹایا تھا جن کے ذریعے بارش حاصل کی جاتی ہے۔'' (یعنی مسلسل سب نے استغفار کیا تھا) پھر آپؓ نے اپنی بات کی دلیل میں سورۃ نوح کی مندرجہ بالا آیات 12-10 تلاوت کیں۔ (تفسیر قرطبی)

انہی آیات کے حوالے سے حضرت حسن بصریؒ کا واقعہ

حضرت حسن بصریؒ کے پاس چار اشخاص آئے۔ ہر ایک نے اپنی اپنی مشکل بیان کی تو حضرت حسن بصریؒ نے ان میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی طلب کرنے کی تلقین کی۔

ایک شخص نے قحط سالی کی شکایت کی تو فرمایا ''اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔''

دوسرے شخص نے غربت وافلاس کی شکایت کی تو فرمایا ''اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرو۔''

تیسرے شخص نے کہا: ''اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بیٹا عطا فرما دیں۔'' تو آپؒ نے اس سے بھی یہی فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کی درخواست کرو۔''

چوتھے شخص نے اپنے باغ کی خشک سالی کا شکوہ کیا تو آپؒ نے اس سے بھی یہی فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کی التجا کرو''

جب ان سے پوچھا گیا کہ ''آپ کے پاس چار اشخاص الگ الگ اپنی مشکلات لے کر آئے اور آپ نے ان سب کو ایک ہی علاج ارشاد فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کا سوال کرو۔'' اس کی کیا وجہ تھی؟

حضرت حسن بصریؒ نے جواب دیا ''میں نے انہیں اپنی طرف سے تو کوئی بات نہیں بتلائی، میں نے تو انہیں اس بات کا حکم دیا ہے جسے رب رحیم و کریم نے بیان فرمایا ہے۔ پھر آپؒ نے سورۃ نوح کی مندرجہ بالا آیات 12-10 تلاوت کیں جن میں انہی چاروں مشکلات کا حل موجود تھا۔

(تفسیر قرطبی:302/18)

★ حضرت ہودؑ نے اپنی قوم سے کہا: وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ

★ "اور اے میری قوم! اپنے رب سے گناہوں کی معافی طلب کرو، پھر آئندہ گناہ کرنے سے توبہ کرو، (اس کا نتیجہ کیا نکلے گا) وہ تم پر آسمان سے خوب زور کی بارش برسائے گا اور تمہاری موجودہ قوت میں مزید قوت کا اضافہ کرے گا اور مجرم بن کر بندگی سے منہ نہ پھیرو۔" (11.ھود.52)

نوٹ اس آیت میں یہ اضافہ ہے کہ استغفار کرو گے تو تمہاری قوت میں مزید اضافہ ہوگا یعنی ہر شعبۂ زندگی میں تم مضبوط ہو جاؤ گے۔

دولتمندی چاہتے ہو تو استغفار کرو

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝

ترجمہ اور یہ کہ تم اپنے رب سے معافی مانگو اور (آئندہ گناہ کرنے سے) توبہ کرو تو وہ تمہیں ایک مدتِ معین (یعنی موت) تک اچھا سامانِ زندگی دے گا

اور ہر صاحب فضل کو اپنا فضل عطاء کرے گا اور اگر تم منہ پھیرتے ہو تو بے شک میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔" (11۔ ھود۔3)

حضرت ابن عباسؓ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں مَتَاعًا حَسَنًا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دولتمندی اور فراخی رزق سے نوازیں گے۔ (زاد المسیر۔ 75/4)

غم سے نجات اور مشکلات کا حل۔ استغفار

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے کثرت سے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کی، اللہ تعالیٰ اسے ہر غم سے نجات دیں گے، ہر مشکل سے نکال دیں گے اور اسے وہاں سے رزق مہیا فرمائیں گے جہاں سے اس کا وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔ (مسند احمد۔ ابوداؤد۔ سنن نسائی۔ ابن ماجہ)

مغفرت کی مزید دعاؤں کے مطالعہ کے لئے ناچیز کی مرتب کردہ کتب

قرآنی ونبوی دعائیں | چھوٹی چھوٹی نیکیاں بڑے بڑے اجر

صبح شام کی دعائیں اور تہجد سے استفادہ کیا جاسکتا ہے

رزق کے اضافے کیلئے

2 تقوی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۚ

ترجمہ "اور جو کوئی اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے کام کرے گا اللہ اس کے لئے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا اور اسے ایسے راستے سے رزق دے گا جدھر اس کا گمان بھی نہ جاتا ہو۔ جو اللہ پر بھروسا کرے اس کے لئے وہ کافی ہے۔" (65. سورۃ الطلاق. 3-2)

- حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت کے ہر غم سے نجات دینگے" (قرطبی)

- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں "غموں اور دکھوں سے نجات کا نسخہ بتلانے والی یہ قرآن کریم کی سب سے عظیم آیت ہے"

- ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

ترجمہ اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم اُن پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے، مگر انہوں نے تو جھٹلایا، لہٰذا ہم نے اُس بری کمائی کے حساب میں انہیں پکڑ لیا جو وہ سمیٹ رہے تھے۔ (7.اعراف.96)

رزق کے اضافے کیلئے

3 اللہ تعالیٰ پر توکل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اللہ تعالیٰ پر اسی طرح بھروسہ کرو، جیسا کہ اس پر بھروسہ کرنے کا حق ہے، تو تمہیں اسی طرح رزق دیا جائے جس طرح پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے کہ وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر پلٹتے ہیں۔“ (ترمذی - ابن ماجہ)

★ — ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا ”میں اپنی اونٹنی کو کھلا چھوڑ دیتا ہوں اور اللہ پر توکل کرتا ہوں۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”پہلے اس کے گھٹنے کو باندھو پھر توکل کرو“ (صحیح ابن حبان)

اسباب کا اختیار کرنا ضروری ہے

حضرت عمر فاروق ؓ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہ کرے کہ رزق کی تلاش نہ کرے اور دعا کرتا پھرے ”اے اللہ ہمیں رزق دے“ (شرح احیاء: 417)

نوٹ ہمارے دین میں توکل سے کیا مراد ہے؟ نااہلی، سستی، بدانتظامی وغیرہ کوئی بھی چیز توکل نہیں۔

- شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ہر کام کو شریعت کے بتائے ہوئے طریقہ پر کرنا اور اسی میں کامیابی کا یقین رکھنا ''توکل'' ہے۔

- بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی کاروبار کے لئے جتنی محنت، کوشش، پلاننگ اور مال درکار ہے، اس سے جان چراتے ہیں اور اسے اللہ پر توکل کا نام دے کر کام شروع کر دیتے ہیں اور پھر اس میں ناکامی ہوتی ہے جبکہ ہمیں یہ حکم ہے کہ اپنی طرف سے پوری کوشش کرو، تمام اسباب استعمال کرو، استخارہ کرو، دعائیں کرو، اللہ کے سوا کسی اور سہارے کو اصل نہ سمجھو پھر اللہ پر توکل کرو تو پھر نتائج مثبت نکلیں گے۔ (ان شاء اللہ)

رزق میں اضافے کیلئے — 4 اپنے آپکو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے فارغ کرنا

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ''اے آدم کے بیٹے میری عبادت کیلئے فارغ ہو جا، میں تیرے دل کو تونگری (دولتمندی) سے بھر دونگا اور تیرے دونوں ہاتھوں کو رزق سے پُر کر دونگا۔ اے آدم کے بیٹے!

مجھ سے دوری اختیار نہ کر (اگر تو نے ایسا کیا تو) میں تیرے دل کو محتاجی سے بھر دونگا اور تیرے دونوں ہاتھوں کو بے کار کاموں میں لگا دونگا۔"
(ترمذی-ابن ماجه)

جتنا جس جگہ رہنا ہے اتنا ہی سامان اکٹھا کرو

نوٹ آدمی اپنی زندگی اس انداز سے گزارے کہ اس کو دنیا کی جتنی ضرورت ہو صرف اتنا کمائے اور پھر باقی وقت کو اللہ کے دین کی خدمت، لوگوں کو جہنم کی آگ سے بچانے اور اپنی اور دوسروں کی آخرت سنوارنے میں لگا دے۔

دنیا میں جتنا رہنا ہے اس کیلئے اتنی فکر کرو اور اصل فکر تو آخرت کی ہونی چاہیے۔ مثلاً اگر کسی شخص نے ایک شہر سے دوسرے شہر 3 دن کیلئے جانا ہے تو گھر سے صرف 3 دن کا سامان لے جائے گا۔ 3 ماہ کیلئے جانا ہے تو 3 ماہ کا اور 3 سال کے لئے جانا ہے تو 3 سال کا سامان اکٹھا کرے گا۔ یعنی جتنے دن اس نے کسی جگہ گزارنے ہیں اتنا ہی بندوبست کریگا۔ کبھی ہم نے سوچا کہ اس دنیا میں کتنا وقت رہنا ہے بس اتنا ہی سامان اکٹھا کریں اور جتنا آخرت میں رہنا ہے اتنا آخرت کا سامان اکٹھا کریں۔ (جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آخرت کے بارے میں فرمایا: هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے)

رزق میں اضافے کیلئے

5 حج اور عمرے میں تسلسل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’حج اور عمرے میں متابعت کرو، کیونکہ وہ دونوں فقر (غریبی) اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں، جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کرتی ہے۔‘‘ ﴿سنن نسائی﴾

ترجمہ: متابعت کا مطلب ہے کہ اگر عمرہ ادا کر چکے ہو تو حج کی تیاری کا سامان کرو اور اگر حج ادا کر چکے ہو، تو عمرے کی ادائیگی کیلئے کوشش کرو۔ اسکے 2 فائدے ہونگے 1 غربت اور افلاس کا خاتمہ ہوگا 2 گناہ ختم ہو جائینگے۔

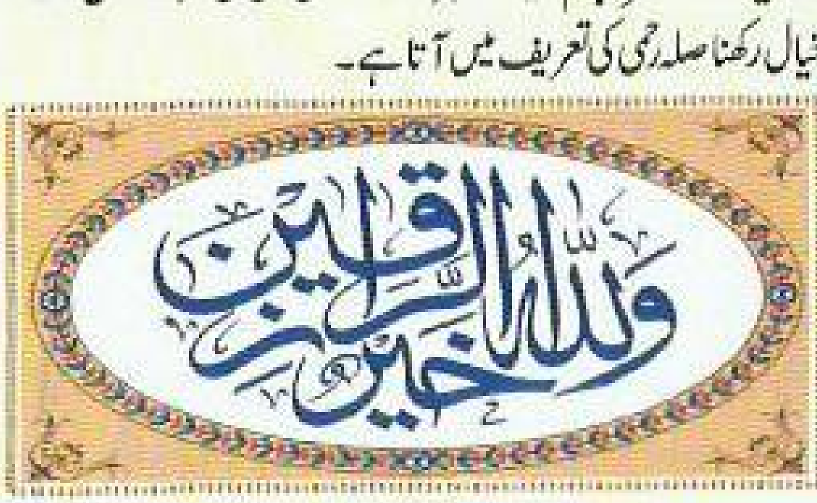
رزق میں اضافے کیلئے

6 صلہ رحمی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ اس کی عمر میں اضافہ ہو، اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس سے بری موت دور کی جائے اور اس کا ذکر اس کی موت کے بعد بھی باقی رہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔‘‘ ﴿بخاری: 277﴾

★ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تمام نیکیوں میں سب سے زیادہ جلدی ثواب صلہ رحمی کا ملتا ہے۔ یہاں تک کہ جب کسی بُرے اور نافرمان گھرانے کے لوگ صلہ رحمی کرتے ہیں تو ان کے مالوں میں افزائش اور تعداد میں اضافہ ہوتا ہے، کسی بھی صلہ رحمی کرنیوالے کنبے کے لوگ محتاج نہیں ہوتے۔" (ابن حبان)

نوٹ صلہ رحمی کا مطلب ہے رشتہ داروں سے اچھا برتاؤ رکھنا۔ صلہ رحمی کی ابتداء سلام سے اور میل ملاقات سے ہوتی ہے۔ جو رشتہ دار قریب ہیں ان سے آمنا سامنا ہو تو ان سے بہترین اخلاق کیساتھ ملنا، جو دور ہیں ان سے ملاقات کیلئے اہتمام کرنا جو کسی مالی مشکل میں مبتلا ہے اس کی مالی مدد کرنا جو کسی بیماری یا بڑھاپے وغیرہ کی وجہ سے جسمانی مدد و خدمت کے ضرورت مند ہیں ان کی یہ خدمت سرانجام دینا اور ہر صورت میں ان کی عزت نفس کے تحفظ کا خیال رکھنا صلہ رحمی کی تعریف میں آتا ہے۔



رزق میں اضافے کیلئے

7 اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ

ترجمہ "اے نبی ﷺ ان سے کہیں "میرا رب اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے کھلا رزق دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا دیتا ہے، جو کچھ تم خرچ کر دیتے ہو اس کی جگہ وہی تم کو اور دے دیتا ہے، وہ سب رزاقوں سے بہتر رزاق ہے۔" (34-سورۃ سبا-39)

اللہ تعالیٰ کے سوا کون ہے جو رزق دے سکتا ہے؟

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ (67-الملک-21)

ترجمہ کون ہے جو تمہیں رزق دے سکتا ہے اگر رحمان اپنا رزق روک لے۔

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

ترجمہ کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق بھی ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہو؟ کوئی الٰہ اس کے سوا نہیں۔ (35-فاطر-3)

اللہ نے رزق کا ذمہ خود لیا ہوا ہے

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا

ترجمہ: زمین میں چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو۔ (11۔ھود۔6)

★ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ''اے ابن آدم! تو (میری راہ میں) خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔'' (مسلم)

★ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دن جس میں لوگ صبح کرتے ہیں، دو فرشتے اترتے ہیں۔ ایک ان میں سے دعا کرتے ہوئے کہتا ہے: ''اے اللہ خرچ کرنے والے کو بہتر بدل عطا فرمائیے'' اور دوسرا التجا کرتا ہے ''اے اللہ! جو خرچ نہ کرے، اس کا مال تلف فرمائیے۔'' (بخاری)

★ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَنْفِقْ يَا بِلَالُ! وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا

''اے بلالؓ! (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو اور عرش والے سے تنگی کا اندیشہ نہ رکھو۔'' (مشکوٰۃ المصابیح)

حضرت عثمانؓ کا واقعہ

ایک دفعہ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دورِ خلافت میں قحط ہوا تو ایک دن حضرت عثمانؓ نے فرمایا: ان شاء اللہ کل اشیاءِ صرف کا بندوبست ہو جائے گا۔ اگلے دن ملک شام سے حضرت عثمانؓ کا کئی سو اونٹوں پر مشتمل تجارتی قافلہ مدینہ منورہ پہنچ گیا۔

مدینہ کے تاجر خبر پاتے ہی حضرت عثمانؓ کے پاس پہنچے کہ جلدی کرو بھاؤ طے کرو اور غلہ دو تاکہ لوگوں کی ضرورت پوری کی جائے۔ آپؓ نے فرمایا یہ سو بوریاں ہیں بتاؤ کیا نفع دو گے؟ انہوں نے کہا دو درہم نفع دیں گے۔ فرمایا نہیں! انہوں نے کہا تین! آپؓ نے فرمایا: نہیں! انہوں نے کہا پانچ درہم نفع دیں گے۔ فرمایا نہیں میں دس درہم نفع لوں گا۔ تاجروں نے کہا اتنا نفع تو کوئی نہیں دے گا! فرمایا: میرا سودا ہو چکا ہے، یہ میں نے اللہ کے نام پر مدینہ کے ضرورت مندوں کو فی سبیل اللہ تقسیم کرنے کا ارادہ کر لیا ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کی راہ میں جو بھی خرچ کرے گا وہ دس گنا بڑھا کر دے گا۔

(ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء)

بنی اسرائیل کا واقعہ

رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کے زمانہ کے ایک واقعہ کا ذکر کیا جس سے یہ سبق ملتا ہے کہ اگر رزق بڑھانا ہے اور برکت حاصل کرنی ہے تو کیا کیا جائے۔

ایک شخص ایک بے آب و گیاہ کھلی جگہ میں تھا، اس نے بادل سے آواز سنی: ''فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو۔''

بادل نے سیاہ پتھروں والی زمین کا رخ کیا اور وہاں برسا۔ پانی کے ایک نالے نے بادل کے سارے پانی کو اپنے اندر سمو لیا۔ وہ آدمی پانی کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا۔ اس نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا کدال سے آنے والے پانی کو باغ میں داخل کر رہا ہے۔ اس نے کدال والے شخص سے پوچھا: ''اے بندۂ رب! تمہارا نام کیا ہے؟''

اس نے جواب میں کہا: ''فلاں!''

اور یہ وہی نام تھا جو اس نے بادل میں سنا تھا۔

باغ والے نے اس سے کہا ''اے بندۂ رب! تم نے میرے نام کے متعلق کیوں دریافت کیا ہے؟''

وہ کہنے لگا: ''جس بادل کا یہ پانی ہے، میں نے اس میں ایک آواز سنی تھی

''فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو۔'' اور وہ تیرا ہی نام تھا۔

یہ بتا کہ تو اس باغ میں کیا عمل کرتا ہے؟''

اس نے جواب میں کہا'' تو نے جب یہ بات مجھے بتلائی ہے تو میں بھی تجھے اپنی بات بتلا دیتا ہوں۔

میرا طریقہ یہ ہے کہ اس باغ کی پیداوار کا ایک تہائی حصہ بطور خیرات ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیتا ہوں، ایک تہائی میں اپنی اور اپنے گھر والوں کی ضرورتوں میں خرچ کرتا ہوں اور ایک تہائی باغ کی دیکھ بھال پر خرچ کر دیتا ہوں۔''

اور ایک دوسری روایت میں ہے'' ایک تہائی مسکینوں، سوال کرنے والوں اور مسافروں کو دے دیتا ہوں۔'' ﴿مسلم﴾

رزق کی کشادگی کیلئے اسباب

8 شرعی علوم کے حصول کی خاطر وقف ہونیوالوں پر خرچ کرنا

رزق میں برکت و وسعت کے اسباب میں سے ایک یہ ہے کہ جو خوش نصیب لوگ اپنے آپ کو علوم شرعیہ کے حاصل کرنے اور ان کی نشر و اشاعت کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں اور ضرورت مند ہیں، ان پر خرچ کیا جائے۔

★— امام ترمذی اور امام حاکم نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے
''کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دو بھائی تھے۔ ایک علم کے حصول کیلئے
رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوتا اور دوسرا حصول معاش کیلئے سعی و کوشش
کرتا رہتا۔ حصول معاش کیلئے جدوجہد کرنے والے نے رسول اللہ ﷺ کی
خدمت میں اپنے بھائی کی شکایت کی (کہ یہ سارا وقت حصول علم کیلئے لگاتا
ہے اور معاش کیلئے کوئی دوڑ دھوپ نہیں کرتا)۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''شاید کہ تمہیں رزق اسی کی وجہ سے دیا جارہا ہے۔'' (ترمذی۔ حاکم)

★— اس موضوع کی مزید تشریح کیلئے قرآن مجید کی ذیل کی آیات کا مطالعہ
فرمایئے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے دین کی خدمت میں مصروف ہو جانے
والوں کی ضروریات کی طرف اپنے بندوں کو متوجہ فرما رہے ہیں:

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا
فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ
لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝
اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

ترجمہ ''خاص طور پر مدد کے مستحق وہ تنگ دست لوگ ہیں جو اللہ کے کام میں

اپنے گھر گئے ہیں کہ اپنی ذاتی کسب معاش کیلئے زمین میں کوئی دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے۔ اُن کی خودداری دیکھ کر ناواقف آدمی گمان کرتا ہے کہ یہ خوش حال ہیں۔ تم اُن کے چہروں سے اُن کی اندرونی حالت پہچان سکتے ہو، مگر وہ ایسے لوگ نہیں ہیں کہ لوگوں کے پیچھے پڑ کر کچھ مانگیں۔ اُنکی اعانت میں جو کچھ مال تم خرچ کرو گے وہ اللہ سے پوشیدہ نہ رہے گا۔ جو لوگ اپنے مال شب روز کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے اور ان کے لیے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی رنج۔ ﴿2. البقرہ - 273-274﴾

رزق کی وسعت کیلئے

9 کمزوروں کے ساتھ احسان کرنا

حصول رزق کے اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس پر رزق کے دروازے کھول دیے جائیں تو وہ کمزور، ناتواں، ضعیف، بے آسرا اور بے سہارا لوگوں کے ساتھ احسان کا سلوک کرے اور انہیں کمتر نہ سمجھے۔

- بات اصل یہ ہے کہ جب کسی بندے کو اللہ تعالیٰ اتنا عطا فرماتے ہیں جو اس کی ضرورتوں سے فالتو ہے تو اب اس کے پاس جتنا کچھ اس کی واقعی ضرورتوں سے زائد ہے اس میں ضرورت مندوں کا حق پیدا ہو جاتا ہے خواہ وہ ضرورت منداس کے رشتہ دار ہوں، ہمسائے ہوں یا کوئی اور۔ قرآن وحدیث

میں بکثرت اس کا حکم موجود ہے۔ جیسا کہ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝

ترجمہ "اور وہ لوگ جن کے مالوں میں سوال کرنے والوں کا اور محروموں کا ایک مقرر حق ہے۔" (70۔ المعارج ۔24-25)

★ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی حضرت سعدؓ نے خیال کیا کہ انہیں اپنے سے کمزور لوگوں پر برتری حاصل ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَآئِكُمْ

ترجمہ "تمہاری مدد صرف تمہارے کمزوروں کی وجہ سے کی جاتی ہے اور انہی کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔" (بخاری)

☆ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنے کمزور لوگوں کے ساتھ احسان کر کے میری رضا حاصل کرنے کی کوشش کرو، کیونکہ تمہیں اپنے کمزور و ضعیف لوگوں کی وجہ سے رزق اور نصرت ملتی ہے۔" (ابوداؤد، ترمذی، سنن نسائی)

اللہ کے عذاب سے محفوظ رہنے والے

★ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو اس نے لوگوں کی (مختلف) ضروریات پوری کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ لوگ اپنی

حاجات لئے ہوئے ان کے پاس جاتے ہیں تو وہ (اللہ کی توفیق سے) ان کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں ایسے لوگ قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ ﴿حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ طبرانی﴾

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا واقعہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بہت بڑے تاجر تھے۔ ایک دفعہ جب شام سے سامان تجارت سے لدے ہوئے تین سو اونٹوں اور سینکڑوں غلاموں پر مشتمل ان کا قافلہ مدینہ آیا تو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اپنی باندی کے ہاتھ انہیں پیغام بھجوایا کہ کیا یاد ہے کہ تمہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا اے عبدالرحمٰنؓ میں تمہیں جنت میں گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں لہٰذا صدقہ کیا کرو" یہ پیغام سن کر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ رونے لگے اور فرمایا "ہاں مجھے یاد ہے۔" اسکے بعد فرمایا "میرا اس قافلے کا پورا سامان اونٹوں اور غلاموں سمیت مدینہ اور اسکے مضافات کے ضرورت مندوں پر صدقہ ہے" ﴿حلیتہ الاولیاء ابونعیم﴾



رزق میں اضافے کے وظائف 10 اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً

ترجمہ ”جو کوئی اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں پناہ لینے کے لئے بہت جگہ اور بسر اوقات کے لئے بڑی گنجائش اور روزی میں کشادگی پائے گا۔“

(5۔ سورۃ النسا۔ 100)

مندرجہ بالا آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔

تاریخِ اسلام سے معمولی واقفیت رکھنے والا شخص اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ جب صحابہ کرامؓ نے اللہ تعالیٰ کی خاطر ہجرت کر کے مکہ مکرمہ میں اپنے اعزہ واقارب' گھر' ساز وسامان اور مال ودولت کو چھوڑا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں سرزمین شام، ایران اور یمن کے خزانوں کی چابیاں عطا فرما دیں۔ شام کے سرخ محلات اور مدائن کے سفید محلات کا انہیں مالک بنایا۔ یمن وصنعا کے دروازے ان کیلئے کھول دیئے اور قیصر وکسریٰ کے خزانے انکے قدموں میں ڈھیر ہو گئے۔

رزق الٰہی کو پانے کے اسباب

11 آخرت کو مطمع نظر بنانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص کا مطمع نظر آخرت ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں تونگری (یعنی دولتمندی) رکھ دیتے ہیں، اس کے بکھرے ہوئے معاملات سدھار دیتے ہیں، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (یعنی پیشانی) سے مفلسی کو کھینچ لیتے ہیں اور دنیا اس کے پاس ذلیل وحقیر ہو کر آتی ہے۔ پس وہ صبح کرتا ہے تو تونگری میں اور شام کرتا ہے تو تونگری میں (یعنی دولتمندی میں)''

(ترمذی۔ الترغیب و ترہیب)

رزق الٰہی کو پانے کے اسباب

12 قرآن مجید پر عمل کرنا

رزق کے اسباب میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب (قرآن مجید) پر عمل کیا جائے اور اس کے احکامات کو نافذ کیا جائے۔ اہل کتاب کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے کہ:

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ

ترجمہ ”کاش انہوں نے تورات اور انجیل اور ان دوسری کتابوں کو قائم کیا ہوتا جو ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس بھیجی گئی تھیں۔ ایسا کرتے تو ان کے اوپر سے رزق برستا اور ان کے نیچے سے رزق ابلتا۔“ (5- سورۃ المائدہ-66)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ

وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ سے مراد قرآن مجید ہے۔ اور لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ سے مراد ”ان پر آسمان سے (اللہ تعالیٰ) موسلا دھار بارش نازل فرماتے اور زمین ان کیلئے اپنی برکات کو اُگلتی۔ وہ اپنے قدموں تلے زمین کی برکات سے ان چیزوں کو کھاتے، جو زمین اپنے غلے، نباتات، پھلوں اور دیگر کھانے والی چیزوں کی صورت میں نکالتی ہے“ (قرطبی)

نوٹ اس میں کوئی شک نہیں کہ امت محمدیہ کیلئے یہی بشارت قرآن کے متعلق ہے کہ اگر یہ قرآن مجید کے احکامات پر عمل کریں اور اس کو قائم کریں تو برکتیں ہی برکتیں پائیں۔

قرآن مجید سے منہ موڑنے والوں کا انجام

ہمارے رزق میں کمی کے جہاں اور بہت سے اسباب ہیں وہاں ایک بڑا سبب یہ ہے کہ ہم نے اس کے کلام (قرآن مجید) سے منہ موڑ لیا ہے اور اس کی سزا نہ صرف دنیا میں ہمیں ملے گی بلکہ آخرت میں بھی ہمیں جس عذاب

سے دوچار ہونا پڑے گا وہ مندرجہ ذیل آیت سے واضح ہے۔

★ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝

"جو میرے ذکر (درسِ نصیحت) سے منہ موڑے گا اس کے لیے دنیا کی معیشت تنگ ہو گی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا پروردگار، دنیا میں تو میں آنکھوں والا تھا یہاں مجھے اندھا کیوں اٹھایا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں اسی طرح تو ہماری آیات کو، جب کہ وہ تیرے پاس آئی تھیں تو نے بھلا دیا تھا۔ اسی طرح آج تو بھلایا جا رہا ہے۔

(20 - سورۃ طٰہٰ - 126-124)

نوٹ یہاں ہم یہ بات سمجھ لیں کہ قرآن مجید میں جہاں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے جھٹلانے، بھلا دینے، انکار یا نہ ماننے کا ذکر ہے وہاں یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی یہ کہتا ہے کہ "یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہی نہیں ہیں" بلکہ آیات کو جھٹلانا، بھلانا یا انکار کرنے سے مراد ہے "اللہ تعالیٰ کی آیات کے احکامات کو ماننے سے انکار کرنا" اور اس کا عذاب قرآن مجید کی مختلف آیات میں نہایت شدید بتلایا گیا ہے۔

رزق کے اسباب و وسائل

13 گھر والوں کو نماز کا حکم دینا اور خود اس کی پابندی کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ۖ نَحْنُ نَرْزُقُكَ

ترجمہ ''اپنے اہل وعیال کو نماز کی تلقین کرو اور خود بھی اس کے پابند رہو ہم تم سے کوئی رزق نہیں چاہتے، رزق تو ہم ہی تمہیں دے رہے ہیں (20-طٰہٰ-132)

جب رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں پر سختی یا تنگ دستی آتی تو آپ ﷺ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیتے اور مندرجہ بالا آیت کی تلاوت فرماتے۔
(طبری۔ بیہقی۔ روح المعانی)

نماز کی فضیلت سے متعلقہ احادیث میں صراحت کے ساتھ یہ بات موجود ہے کہ جو نماز قائم کرتا ہے اس سے رزق کی تنگی ختم کردی جاتی ہے۔

14 نکاح

رزق کے اسباب و وسائل

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

ترجمہ ''تم میں سے جو لوگ مجرد ہوں (یعنی بغیر بیوی کے ہوں) اور تمہاری لونڈی غلاموں میں سے جو صالح ہوں ان کے نکاح کر دو۔ اگر وہ غریب ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا۔ اللہ بڑی وسعت والا اور علم رکھنے والا ہے۔'' ﴿24-سورة النور- 32﴾

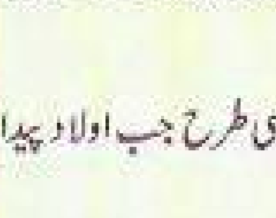
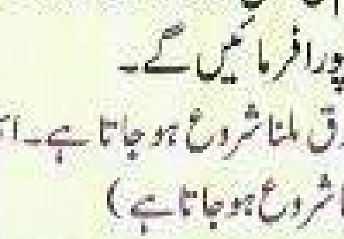
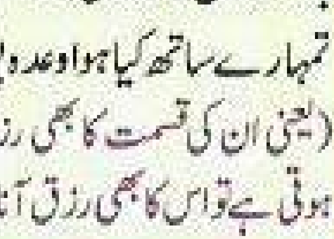
★ — رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تَزَوَّجُوا النِّسَاءَ فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَكُمْ بِالْمَالِ ''خواتین سے شادی کرو، پس بلاشبہ وہ تمہارے پاس مال لاتی ہیں۔'' ﴿مجمع الزوائد: 255/4﴾

پھر رسول اللہ ﷺ نے مندرجہ بالا سورۃ النور کی آیت نمبر 32 تلاوت فرمائی:

اور فرمایا **إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ** ''تم نکاح کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرو، وہ تونگری (دولتمندی) کے سلسلے میں تمہارے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا فرمائیں گے۔''

(یعنی ان کی قسمت کا بھی رزق ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب اولاد پیدا ہوتی ہے تو اس کا بھی رزق آنا شروع ہو جاتا ہے)

رزق میں اضافے کیلئے

5 علی الصبح نکلنا

- رزق میں اضافے کے اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ رزق حاصل کرنے کے لئے علی الصبح نکلا جائے۔
- ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا

ترجمہ: "اے اللہ میری امت کے صبح سویرے نکلنے میں برکت عطا فرما۔"

(ابوداؤد، ترمذی، مسند احمد، سنن نسائی، ابن ماجہ)

- رسول اللہ ﷺ جب کوئی فوجی دستہ یا لشکر روانہ کرتے، تو اسے علی الصبح بھیجا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)
- حضرت صخر غامدیؓ تاجر آدمی تھے۔ وہ تجارت کیلئے اپنے کارندے صبح سویرے روانہ کرتے تو وہ صاحبِ ثروت بن گئے اور انکا مال زیادہ ہو گیا۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت صخر غامدیؓ کا مال اس قدر زیادہ ہو گیا تھا کہ ان کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اسے کہاں صرف کریں۔ (ابن حبان)

رزق کی تقسیم کا وقت

رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ حضرت فاطمہ زہراؓ سے روایت ہے کہ میں صبح کے وقت لیٹی ہوئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو اپنے پاؤں مبارک سے مجھے ہلایا پھر فرمایا: اے بیٹی اٹھو! اپنے رب کے رزق کی تقسیم کے وقت حاضر رہو اور غافل رہنے والوں میں نہ ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ صبح صادق اور سورج نکلنے کے درمیان لوگوں کے رزق تقسیم فرماتے ہیں۔
(ترغیب: 531/2)

★ حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"صبح کا سونا رزق سے محرومی کا سبب بنتا ہے" (ترغیب: 530/2)

★ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"فجر کی نماز پڑھ لو تو رزق کی تلاش چھوڑ کر سونہ رہو" (طبرانی کنز: 21/4)

★ حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں لگے رہنا رزق کے حصول کیلئے دنیا کے کونے کونے میں پھرتے رہنے سے زیادہ موثر ہے۔ (کنز العمال: 48/4)

★ امام ابن تیمیہؒ صبح سے نصف دن تک ذکر و عبادت میں مشغول رہتے، کسی نے اس معمول کی وجہ پوچھی تو فرمایا اس وقت میں ان اعمال کے ذریعے

اپنی روح کو مضبوط وقوی بناتا ہوں پھر تاتاریوں کے خلاف جہاد کرتا ہوں۔
(الوابل الصیب لابن القیمؒ)

— حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ میری امت کو شروع دن میں برکت عطا فرمایئے۔
(ابوداؤد 350/1 – ترمذی 230/1)

— حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یہ دعا فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا

ترجمہ ”اے اللہ میں آپ کی بارگاہ میں نفع دینے والے علم، مقبول عمل کا اور پاکیزہ رزق کی درخواست کرتا ہوں“۔ (ابن ماجہ: 66، مسند احمد: 294)

نوٹ دراصل صبح یعنی دن کا اول وقت برکت والا وقت ہوتا ہے اور کام کرنے کے لحاظ اس وقت ہر طرح کی توانائیاں ہشاش بشاش ہوتی ہیں جس کی وجہ سے اس وقت کام بہت جلدی نمٹتا ہے اور برکت ہوتی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے اَلْبَرَکَۃُ فِیْ بُکُوْرِھَا برکت دن کے شروع حصہ میں ہے۔ پس فجر کی نماز کے بعد ترتیب یہ ہے کہ تلاوت وذکر میں مصروف رہیں، اشراق کے نوافل ادا کریں، یہ وقت عبادت کے اعتبار سے بھی بہت قیمتی ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے صبح صبح دوکانداری سے منع

فرمایا ہے۔ بعض ائمہ کے نزدیک تو اشراق تک دنیاوی امور میں مشغول ہونا مکروہ ہے۔ پس فجر کے بعد ذکر و تلاوت اور دعاؤں کے بعد ہی دنیاوی امور میں مصروف ہونا چاہیے کیونکہ اس وقت سونا رزق میں کمی اور بے برکتی کا باعث ہے۔

★— آج کل ہمارے ہاں جو یہ رواج عام ہو چکا ہے کہ رات دیر تک بازار کھلے رہتے ہیں، یا ادھر ادھر آنے جانے اور تفریح یا TV وغیرہ دیکھنے کی وجہ سے رات گئے تک جاگتے رہتے ہیں جسکی وجہ سے رات کو دیر سے سوئے اور صبح کو دیر سے اٹھے، نماز فجر، قرآن، ذکر اذکار، اشراق، چاشت سب رہ گئے۔ پھر جتنی دیر سے اٹھے اتنی ہی سستی زیادہ ہوتی ہے۔ نیز دین و دنیا کے لحاظ سے اسکے اور بہت سے نقصانات بھی ہیں۔ یہ طرز عمل نہ صرف ہماری صحت کیلئے نقصان دہ ہے بلکہ ہمارے معاش پر بھی اسکے بہت برے اثرات پڑتے ہیں۔

البتہ اس حکم سے وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جن کی رات کی ڈیوٹی ہوتی ہے مثلاً ٹرانسپورٹ یا ریلوے کے ملازمین ڈرائیور، گارڈ یا رات کی ڈیوٹی دینے والے افراد، یہ چونکہ ساری رات جاگتے ہیں اس لئے یہ صبح کو نماز فجر، قرآن، ذکر اذکار کے بعد سو سکتے ہیں۔

رزق میں اضافے کیلئے

20 حدود کا قیام

- رزق میں اضافے کے اسباب میں سے ایک ''اللہ تعالیٰ کی زمین پر حدود کا قائم کرنا'' بھی ہے۔
- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''زمین میں ایک حد کا قائم کیا جانا، اہلِ زمین کے لئے چالیس دن بارش کے جانے سے بہتر ہے۔''

(مسند احمد۔ سنن نسائی۔ ابن ماجه)

- علامہ طیبی رحمہ اللہ اقامتِ حد کی اس خیر و برکت کا سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اور یہ اس لئے ہے، کیونکہ ان حدوں کو قائم کرنا، مخلوق کو نافرمانیوں اور گناہوں سے روکنے اور آسمان کے دروازوں کو خوب اچھی طرح کھولنے کا سبب ہے۔ اللہ کی حدود کے چھوڑنے اور ان کے متعلق لاپرواہی میں لوگوں کو نافرمانیوں میں مگن کرنا ہے اور یہی بات ان کے قحط اور خشک سالی کی گرفت میں آنے اور ان کی بربادی کا سبب ہے۔'' (شرح الطیبی)

سات قسم کے لوگوں کے اللہ تعالیٰ ضامن ہیں

مندرجہ ذیل حدیث میں بتایا گیا ہے کہ جو آدمی یہ 7 کام کرے اللہ تعالیٰ اس کے ضامن بن جاتے ہیں یعنی صرف رزق ہی نہیں بلکہ اس کے جملہ معاملات درست رہیں گے بشرطیکہ ان کاموں کو اپنا معمول بنائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سات اقسام کے لوگ" ان سب کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر ہے: (ان میں سے ہر ایک) اگر زندہ رہے تو اسے رزق دیا جائے گا اور اس کی کفایت کی جائے گی اور اگر فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے:

1. جو اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہے تو اسکے ضامن اللہ تعالیٰ ہیں
2. جو مسجد کی طرف نکلے تو اس کے ضامن اللہ تعالیٰ ہیں
3. جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے تو اس کے ضامن اللہ تعالیٰ ہیں
4. جو شخص مریض کی عیادت کرنے جائے تو اس کے ضامن اللہ تعالیٰ ہیں
5. جو شخص پہلے یا پچھلے پہر مسجد کی طرف جائے تو اسکے ضامن اللہ تعالیٰ ہیں
6. جو شخص امام کی توقیر اور اعانت ونصرت کے لئے اس کے پاس آئے تو اس کے ضامن اللہ تعالیٰ ہیں

7 جو شخص لوگوں کی غیبت کے بغیر اپنے گھر میں بیٹھے تو اس کے ضامن اللہ تعالیٰ ہیں۔" (ابن حبان)

مقدر کا رزق مل کر رہے گا

★ — حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی اس وقت تک مر نہیں سکتا جب تک اپنا رزق نہ پورا کرے اور رزق کو مؤخر نہ سمجھو۔ اللہ سے ڈرو اے لوگو! تلاش رزق میں ٹھیک رہو۔ جو حلال طریقہ سے ملے اسے لے لو اور جو حرام طریقہ سے ملے تو چھوڑ دو۔ (حاکم، کنز: 22/4)

★ — حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: روزی نہیں ٹلتی اس لئے کہ بندہ اس وقت تک نہیں مر سکتا جب تک کہ وہ آخری روزی جو اس کے مقدر کی تھی اسے پہنچ نہ جائے۔ (مختصر کنز: 193/4)

نوٹ: ان احادیث میں یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ تم اپنے معمولات شریعت کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق درست رکھو، حرص و لالچ اور کسی خوف و دباؤ میں آ کر اپنا اطمینان خراب نہ کرو کیونکہ جو رزق تمہارے مقدر میں کر دیا گیا ہے وہ کسی طور سے چوک نہیں سکتا بلکہ رزق کا وہ آخری ذرہ جو تمہارے مقدر میں ہوگا وہ بھی مل کر ہی رہے گا، پس یہ اس بات کی تعلیم ہے کہ روزی کے پیچھے اس قدر نہ پڑو کہ نہ اپنا آرام و راحت دیکھو، نہ عبادت

ذکر تلاوت کے لئے وقت فارغ کرو، اسی میں پریشان رہو، نیز یہ کہ جب مقدر سے روزی ملتی ہے تو حرام ذریعہ اختیار کر کے اپنے آپ کو مؤاخذہ اور پکڑ میں مت ڈالو۔ لیکن یہ بھی ضرور یاد رہے کہ اس طرح کی احادیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آدمی اسباب کو اختیار ہی نہ کرے اور اپنی ذمہ داریوں سے بے پرواہ ہو جائے۔

• رزق کے حصول اور خرچ کے بارے میں قیامت میں سوال •

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت سے آدمی اس وقت تک نہیں ہٹ سکتا جب تک کہ اس سے پانچ باتوں کے بارے میں حساب نہ لے لیا جائے گا (1) عمر کن مشاغل میں گزاری؟ (2) مال کہاں سے کمایا؟ (3) مال کہاں خرچ کیا؟ (4) جوانی میں جسم کو کس کام میں گھلایا؟ (5) دین کا علم حاصل کیا تو اس پر عمل کہاں تک کیا؟ (ترمذی)

• کوئی کسی کا رزق نہیں روک سکتا •

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر صبح جو اللہ تعالیٰ طلوع کرتے ہیں تو اس دن میں اللہ تعالیٰ جو کرنا چاہتے ہیں اسے نہ آسمان کے فرشتے جانتے ہیں نہ زمین کے۔ بے شک بندوں کا رزق

انہیں ملنا ہے، اگر سارے کے سارے انسان اور جنات جمع ہو کر کوشش کریں کہ اس کا رزق روک لیں تو نہیں روک سکتے۔ (مجمع : 72/4)

جس جگہ اور جس ذریعہ سے رزق مل رہا ہو اس جگہ کو نہ چھوڑو

حضرت زبیر بن عوامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام شہر اللہ کے شہر ہیں اور تمام بندے اللہ کے بندے ہیں، پس جہاں روزی ملے وہیں ٹھہر جاؤ۔ (احمد مجمع : 72/4)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: جب اللہ تعالیٰ کسی کو کسی سبب کے ذریعہ رزق دے رہا ہو تو وہ خود اسے مت چھوڑے، تاوقتیکہ وہ سبب از خود خراب نہ ہو جائے۔

(ابن ماجہ : 152، کنز : 21)

نوٹ: مطلب یہ ہے کہ جب آپ کوئی بھی جائز وحلال کام کر رہے ہوں اور اس سے آپ کو فائدہ ہو رہا ہو، اور مناسب نفع بھی مل رہا ہو، تو کسی حرص ولالچ میں آ کر اس سلسلہ کو خراب مت کرو، آپ نے سوچا کہ علاقہ بدل لیں یا دوسرا کام یا دوسرا طریقہ اختیار کر لیں، اس وجہ سے کہ فلاں کر رہا ہے، یا اس کام میں نفع زیادہ ہے یا اس وجہ سے کہ یہ اس سے آسان ہے یا اور کوئی خاص سبب نہ ہو تو ہرگز پہلے سبب کو نہ چھوڑو، اسی طرح رنجش کی کوئی معمولی بات ہو تب بھی نہ

چھوڑ دو۔ اگر انسان صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس صبر کا پھل دیتا ہے۔

★ حضرات صحابہ کرامؓ نے بھی اس کا اہتمام کیا، حضرت نافع بن سمرہؓ کا بیان ہے کہ میں شام اور مصر سامان بھیجا کرتا تھا پھر اسے چھوڑ کر عراق بھیجنے لگا۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ کے پاس آیا تو میں نے بتایا کہ پہلے میں شام سے تجارت کرتا تھا اور اب میں نے عراق مال بھیجا ہے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا، تم کو اور تمہاری تجارت کو کیا ہو گیا؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی طریقہ سے اور صحیح راستہ سے رزق دے رہا ہو تو اسے نہ چھوڑے تاوقتیکہ اس میں کوئی تبدیلی نہ واقع ہو جائے اور گڑبڑ نہ ہو جائے۔ یعنی از خود بند ہو جائے یا نفع ختم ہو جائے۔ (مشکوۃ: 243)

★ اور اگر کوئی سلسلہ خود بند ہو گیا یا اس میں نفع نہ رہا تو بھی مومن پریشان نہ ہو بلکہ استخارہ کر کے نئے کام، نئی جگہ کا انتخاب کرے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات مسبب الاسباب ہے۔ اس کی قدرت میں بے شمار اسباب ہیں، اس کے ہاتھ میں لاکھوں، کروڑوں دروازے ہیں وہ کسی بھی وقت کسی بھی سبب کو کھول سکتا ہے۔ مومن کا کام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے سنجیدگی سے تلاش اور کوشش کرتا رہے اور دعاؤں کا سلسلہ بھی جاری رکھے

★ البتہ اگر کوئی شخص بینک میں یا کسی ایسی جگہ جہاں خلاف شریعت کام

ہو رہا ہو، سروس یا کاروبار کر رہا ہو تو پھر وہ اپنے نئے کاروبار یا نئی جگہ سروس کی پوری کوشش کرے اور اللہ پر توکل کرکے اس کام اور جگہ کو چھوڑ دے جہاں اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی ہو رہی ہو۔

اللہ تعالیٰ کی تقسیم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارا رزق تمہارے درمیان تقسیم فرمادیا ہے، اللہ تعالیٰ دنیا سے اُسے نوازتا ہے جس کو پسند کرتا ہے اور اسے بھی دیتا ہے جس کو پسند نہیں کرتا مگر دین صرف اسی کو دیتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے پس جسے اللہ تعالیٰ نے دین سے نوازا ہے اسے اللہ نے پسند کیا ہے اور اسے اپنا محبوب بنایا ہے (مشکوۃ :425، بیہقی فی الشعب :395، حاکم: 33/1)

نوٹ اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ جس کے پاس دنیا کا مال زیادہ ہے اسے دیکھ کر ہرگز یہ نہ سمجھا جائے کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہے، ہاں اگر کسی کے پاس ایمان اور دین کی دولت دیکھو تو سمجھو کہ اللہ اس سے خوش ہے اور اس بندے کی خوش قسمتی کا تو کیا ہی کہنا کہ جس کو اللہ تعالیٰ دنیا بھی دے اور دین بھی دے دے۔

رزق خود تلاش کرتا ہے

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ منبر پر (وعظ کے لئے) تشریف فرما ہوئے اور اللہ کی حمد کے بعد فرمایا: "اے لوگو! میں تم کو اسی چیز کا حکم دیتا ہوں جس کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے اور اسی چیز سے تم کو منع کرتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے، رزق سنجیدگی سے حاصل کرو۔ جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے تمہارا رزق تم کو اسی طرح تلاش کرتا ہے۔ جس طرح موت (تمہیں تلاش کرتی ہے)، اگر تم پر رزق کی تنگی ہو جائے تو اللہ کی اطاعت و فرماں برداری سے حاصل کرو۔ (گناہ میں پڑ کر حاصل مت کرو)۔ (ترغیب: 526/2)

رزق کے حصول میں اللہ کی نافرمانی جائز نہیں ہے

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریلؑ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی ہے۔۔۔ کہ کوئی جان اپنا رزق مکمل کئے بغیر نہیں مرے گی، اگر رزق ملنے میں تاخیر ہو جائے (تنگی اور پریشانی کا دور آ جائے) تو اللہ سے ڈرو اور رزق کی تلاش میں صحیح طریقہ اختیار کرو۔ رزق کی تاخیر (تنگی اور پریشانی) تمہیں اس پر آمادہ نہ کر دے کہ تم رزق کے حاصل

کرنے میں اللہ کی نافرمانی کرنے لگو۔ اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ تم اس کی اطاعت سے ہی حاصل کرسکتے ہو۔ ﴿کنز العمال: 24﴾

رزق سے محرومی کا سبب

✦— رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی گناہ کرنے کی وجہ سے رزق سے محروم کیا جاتا ہے۔ ﴿ابن حبان، نسائی، ترغیب: 313/3﴾

نوٹ مندرجہ بالا احادیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ کافر کا معاملہ اور ہے، مومن کا معاملہ اور ہے، کافر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمتوں کی فراہمی کا کلیہ اور پس منظر کچھ اور ہے لیکن مومن کے مالی معاملات اس کے اعمال سے تعلق رکھتے ہیں، اس لئے مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے اعمال کی نگرانی رکھے۔ برائی جس طرح اس کی آخرت کے لئے نقصان دہ ہے اسی طرح اس کی دنیا کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔

✦— تجارت یا کاروبار میں نقصان ہو تو ہمارے سامنے دو پہلو آتے ہیں۔

1 یا تو یہ کہ یہ نقصان اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝

ترجمہ ''اور ہم تمہیں خوف وخطر، فاقہ کشی، جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کرکے ضرور آزمائیں گے۔ ان حالات میں بشارت دے دیجئے ان لوگوں کو جو صبر سے کام لیں'' (2-البقرہ-155)

2 دوسرے یہ کہ یہ نقصان انسان کے کسی غلط عمل یا گناہ کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔

پہلے معاملہ میں صبر سے کام لیا جائے اور دوسرے معاملہ میں استغفار کیا جائے اور توبہ کی شرائط پوری کی جائیں۔

بہترین رزق

★— حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: بہترین ذکر ''خفی ذکر'' ہے (یعنی خاموش، دل میں یا ہلکی آواز کے ساتھ) اور بہترین رزق وہ ہے جو گزارے کے لئے کافی ہو یعنی عیش اور فراوانی کے لائق نہ ہو۔ (ترغیب: 537، حاکم)

ہر بندے کو اس کی محنت کے عوض روزی کا ملنا

★— حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرش سے لے کر

زمین کی گہرائی تک رزق کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ ہر بندے کو اس کی محنت وہمت کے بقدر روزی سے نوازتا ہے۔ ﴿جامع صغیر:137/1﴾

★ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ محنت ومشقت کے بقدر بندہ پر "روزی" کو نازل فرماتے ہیں اور "صبر" کو آزمائش کی مقدار کے مطابق اتارتے ہیں۔ ﴿اتحاف المخیرہ: 181/4﴾

جتنا رزق لکھا ہے اتنا ہی ملے گا

★ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان مبارک ہے کہ "اللہ تعالیٰ تمہارے کسی حرص یا لالچ کی وجہ سے تمہارا رزق نہ بڑھائے گا اور نہ کسی مخالف کی دشمنی تم سے رزق کو ہٹا سکتی ہے۔" ﴿ترغیب: 540/2﴾

رزق حلال کا اثر اولاد میں

★ امام بخاریؒ کے والد اسماعیلؒ نے اپنے آخری وقت (مرض الوفات) میں فرمایا کہ "میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میری ملکیت میں جتنا مال ہے اس میں ایک درہم بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کے حلال ہونے میں شبہ ہو"۔
﴿تذکرۃ الحفاظ للذہبیؒ﴾

رزق سے متعلق مسنون دعائیں

رزق کی کشادگی کے لئے دعا

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ (بخاری)

ترجمہ "اے اللہ! حرام کے بدلے تو مجھے میری ضرورت کے مناسب حلال روزی عطا فرما اور اپنے فضل سے اپنے علاوہ سب سے بے نیاز کردے"

قرض محتاجی اور ذلت سے حفاظت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ

ترجمہ "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں محتاجی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں مال کی کمی اور ذلت سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے" (ابوداؤد)

قرضوں کے بوجھ سے نجات کی دعا

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں ایک انصاری صحابی حضرت ابو امامہؓ کو دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا "ابو امامہ کیا ہوا کہ آپ نماز کے وقت کے علاوہ مسجد میں بیٹھے ہیں"، انہوں نے جواب دیا "یا رسول اللہ ﷺ مجھ پر فکروں اور قرضوں کا بوجھ ہو گیا ہے"، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ "میں تمہیں وہ کلمات سکھاؤں کہ جب تم اسے پڑھو تو تمہارے غم دور ہوں اور تمہارا قرضہ ادا ہو؟" انہوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ ﷺ، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم صبح و شام مندرجہ ذیل کلمات پڑھا کرو، صحابی ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری پریشانیوں کو دور کر دیا اور میرے قرضوں کو مجھ سے ادا کروا دیا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

ترجمہ "اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر اور غم سے اور تیری پناہ چاہتا

ہوں عاجزی سے اور سستی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی اور بخل سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے دباؤ سے" (ابوداؤد)

بھوک اور بری عادت سے پناہ کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ
وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ

ترجمہ یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوک سے، برا ساتھی ہونے کی وجہ سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں خیانت سے، کیونکہ وہ بری خصلت ہے۔ (ابوداؤد)

کفر و محتاجی سے پناہ کی دعا

رسول اللہ ﷺ اس دعا کو پڑھ کر کفر اور محتاجی سے پناہ مانگتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ

ترجمہ "یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر سے اور محتاجی سے" (مشکوٰۃ)

قرض، محتاجی اور ذلت سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت معاذؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے اوپر قرض کی شکایت کی تو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم مندرجہ ذیل دعا پڑھا کرو۔ اگر تم پر اُحد پہاڑ جتنا
قرض بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ادائیگی کا تمہارے لئے انتظام فرمادے گا۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ
الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ
الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَآءُ
اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ
اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَاقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ

ترجمہ ”کہہ دیجئے کہ اے اللہ آپ ہی ملک وحکومت کے مالک ہیں، آپ
جسے چاہیں حکومت عطا کرتے ہیں اور جس سے چاہیں حکومت چھین لیتے ہیں،
جسے چاہیں عزت بخشتے ہیں اور جس کو چاہیں ذلیل کر دیتے ہیں، آپ کے
پاس تو خیر ہی ہے، بے شک آپ ہر چیز پر قادر ہیں، اے دنیا و آخرت کے
رحمٰن ورحیم آپ جسے چاہتے ہیں دنیا و آخرت کی نعمتیں عطا فرماتے ہیں اور
جس سے چاہتے ہیں روک لیتے ہیں، مجھ پر ایسی رحمت فرمایئے جو آپ کے

سوا ہر کسی کے رحم و کرم سے مجھے بے پرواہ کردے۔ اے اللہ! بے سروسامانی سے
میری کفایت فرمائیے اور میرا قرض مجھ سے ادا کرا دیجئے (مجمع الزوائد)

بڑھاپے میں رزق کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ

ترجمہ اے اللہ! میرے بڑھاپے کی عمر میں اور میری زندگی کے اختتام تک
میرا رزق کشادہ کر دیجئے (مجمع الزوائد، طبرانی)

وسعت رزق کی دعائیں

1 حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے
بعد جب سلام پھیرتے تو یہ دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا

ترجمہ اے اللہ! میں آپ کی بارگاہ میں نفع دینے والے علم،
پاکیزہ رزق اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔ (ابن ماجہ، مسند احمد)

2 اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا رِزْقَكَ
وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَاجْعَلْ غِنَاءَنَا فِيْ اَنْفُسِنَا
وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا فِيْ مَا عِنْدَكَ

ترجمہ ''اے اللہ ہمیں اپنے فضل سے نواز دیجئے، ہمیں اپنے رزق سے محروم نہ کیجئے اور ہمیں جو رزق آپ دیں اس میں برکت عطا فرما دیجئے، اور ہمارے نفس میں غنا عطا فرما دیجئے، اور آپ کے پاس جو ہے اس کی طرف ہمیں راغب فرما دیجئے'' (ابن ابی شیبہ: 283/10)

3 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ

ترجمہ اے اللہ! میری مغفرت فرما دیجئے، میرے لئے اپنے گھر میں وسعت عطا فرما دیجئے اور میرے رزق میں برکت عطا فرما دیجئے۔ (عمل الیوم: 80)

4 جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اسے پہلے نماز سکھاتے پھر اسے ان الفاظ کے ساتھ دعا کرنے کا حکم دیتے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ

ترجمہ ''اے اللہ! مجھے معاف فرما دیجئے، مجھ پر رحم فرمائیے، مجھے ہدایت دیجئے، مجھے عافیت عطا فرمائیے اور مجھے رزق دیجئے۔'' (مسلم)

★ — حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہی دعا رسول اللہ ﷺ دو سجدوں کے درمیان بھی پڑھا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

5 اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ

ترجمہ "اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں آپ کی نعمت کے ختم ہو جانے سے، عافیت کے چلے جانے سے اور اچانک انتقام سے اور آپ کی ہر طرح کی ناراضگی سے۔" (مسلم)

5 اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى

ترجمہ "اے اللہ میں آپ سے ہدایت کا، تقویٰ کا، عفت کا اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔" (مسلم)

اپنی ہر ضرورت اللہ ہی سے مانگیں

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَأَعْطِنِيْ سُؤَالِيْ وَتَعْلَمُ مَا عِنْدِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يُصِيْبُنِيْ إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَالرِّضَا بِمَا قَضَيْتَ عَلَيَّ

ترجمہ ''اے اللہ بے شک آپ میری پوشیدہ اور کھلی باتوں کو جانتے ہیں۔ پس میری معذرت قبول فرمایئے۔ آپ میری ضرورت کو جانتے ہیں پس میری ضرورت اور حاجت کو پورا فرمایئے۔ اور آپ میرے حال کو خوب جانتے ہیں پس میرے گناہ معاف فرمادیجئے۔ اے اللہ میں آپ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں، جو دل میں سرایت کر جائے اور اس یقین کا جو سچا ہو، یہاں تک کہ میں جان لوں کہ مجھے کوئی مصیبت نہیں پہنچتی مگر وہی جو آپ نے لکھ دی ہے اور میں آپ سے آپ کے فیصلوں پر رضا کا سوال کرتا ہوں۔''

نوٹ حضرت آدمؑ نے یہ دعا زمین پر آنے کے بعد خانہ کعبہ کے طواف کے بعد کی تھی تو ''حضرت آدمؑ پر یہ وحی آئی کہ تم نے ایسی دعا کی جو قبول کی گئی ہے، تمہاری اولاد میں سے جو بھی یہ دعا کرے گا اس کے غم وفکر کو دور کردوں گا، اس کی روزی کو کافی کردوں گا اس کے دل سے فقر کو دور کردوں گا اور اس کو غنی کردونگا۔ اسکی طرف اسباب رزق کو متوجہ کردوں گا۔ اس کی طرف دنیا ذلیل ہو کر آئیگی اگرچہ وہ دنیا کو نہ چاہتا ہو۔ (تاریخ: مکہ 45/1، کنز 57/5، تحقیق)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

(کتب / کیلنڈرز و دیگر اشیاء)

مرتب:- محمد عمر خان

1	کنز الحدیث (142 احادیث کا مجموعہ)	13	رہنمائے عازمین عمرہ
2	دنیا "قرآن و سنت کی روشنی میں"	14	راہِ منزل
3	قرآنی و نبوی دعائیں	15	چھوٹی چھوٹی نیکیاں بڑے بڑے اجر
4	وفات کے موقع پر	16	حقوق العباد (حصہ اول)
5	صبح و شام، حفاظت کی دعائیں	17	حقوق العباد (حصہ دوم)
6	ستر و حجاب و شرم و حیا	18	حقوق العباد (حصہ سوم)
7	الصلوٰۃ (نماز)	19	سورۃ یٰسین (لفظی اور بامحاورہ ترجمہ)
8	سونے سے قبل کے اذکار	20	سورۃ الرحمٰن (لفظی اور بامحاورہ ترجمہ)
9	تہجد کی فضیلت اور دعائیں	21	سورۃ الواقعہ (لفظی اور بامحاورہ ترجمہ)
10	الشفاء (دعائیں اور بیماری کی تفصیلات)	22	سورۃ السجدہ و سورۃ الملک (لفظی و بامحاورہ ترجمہ)
11	پنجسورہ و دیگر سورتیں	23	اللّٰھم صل علیٰ محمد (درود شریف کی کتاب)
12	رہنمائے عازمین حج	24	تعوذ، تسمیہ، سورۃ الفاتحہ

میڈیا کے روپ میں دجالی فتنے
اور سیلولر فونز کے بے جا استعمال نے
عصرِ حاضر کے مسلمانوں کو ان کے مقصدِ
حیات یعنی عبادتِ الٰہی، تبلیغ اسلام اور
اقامتِ دین سے کوسوں دور کر دیا ہے۔ ان
حالات میں دین کے پیغام کو ہر گھر میں اور
ہر فرد تک پہنچانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور نیکی کے کاموں میں ہماری رہنمائی فرمائے۔ آمین

صادق نذیر میموریل ٹرسٹ

برائے مشورہ و تعاون و مزید کتب

Cell: 0300-5327345